OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

صوفیانہ شاعری کے فروغ میں خواتین صوفیات کا کردار اور ان کی عدم شہرت کے اسباب

The role of female Sufis in the promotion of sufi poetry and the reasons for their unpopularity

Riffat Shaheen
Ph.D Scholar
Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
mujaddid.sameeh@gmail.com
Dr. Sayed Azkiya Hashmi
Deen Faculty of Law and Social Sciences, Hazara University Mansehra

Abstract

From the beginning Tasawwaf is considered Islamic science of spirituallyity because sufies develop their closeness to Allah.They spent their lives to seek out the will of Allah by abstinence of earthly lust, proud and hypocrisy. Islam is nothing with out learning Quran and Sunnah. It is also incomplete with out purifing the inner Soul. Love seeker of Allah and Rasul gets eternal benefits by consentrating purification of moral values. There are shining stars of Islamic Sufism like Awais Qarni, Hassan Basri, Khawaja Fazeel bin Ayaz, Malik bin Dinar, Ibrahim bin Adem, Junaid Bagdadi, Zun-Noon Misri, Bayazed Bestami & Sari-Saqti. Women have played a vital role in the development of Sufism which is classically understood to have begun with the Prophet Muhammad (S.A.W). Women mystics have also contributed a lot. Like Sufia women melted their self in the will of Allah. History reveals women remain integratted with sufi. They lit the spark of spirituality and composed many mystic songs. This article comprises a brief analysis of Women contribution who preserved the spiritual heritage for coming generations. Genuinely in this age of industrialization, a peace ful message of Sufi ladies cannot be neglected.

Key Words: Tasawwaf, spirituallyity, purification, inner Soul, Sufism, mystics, Sufi ladies.

CC BY

تمہید:

اگرچہ عہد رسالت میں تصوف اور اس کی اصطلاحات موجود نہیں تھیں تاہم جن اعمال واصطلاحات کے مجموعے کو بعد کے ادوار میں تصوف کا نام دیا گیا وہ عملی طور پر اس دور میں موجود تھا اور عہد رسالت ﷺ ، عہد صحابہؓ و تابعین میں تصوف اپنے ارتقائی عمل کے اعتبار سے پہلے مرحلے میں تھا اور اس میں زہد وورع کا رنگ غالب تھا۔ جہاں مردوں نے عبادت و اطاعت اور زہد و تقویٰ میں نمایاں اور اہم مقام حاصل کیا وہاں خواتین بھی کئی مردوں پر سبقت لے گئیں اور معاشرے میں ایسی خواتین بھی موجود رہیں جو حکمت، تصوف، پرہیزگاری اور تزکیہ نفس میں نامور تھیں۔ ازواج مطہرات، صحابیات، تابعیات اور صوفیات تاریخ عالم میں ہمیشہ کے لیے امر ہو گئیں۔ تصوف کے فروغ میں صوفیات کا کردار اسی طرح اہمیت اور منزلت کا حامل ہے جیسا مرد صوفیا کرام کا۔ یعنی ایمان، نیک اعمال اور روحانی ترقی میں عبادت و ریاضت کے نتیجے میں جس مقام و مرتبے کے مرد مستحق ٹھہرتے ہیں اسی مقام و مرتبہ کی خواتین بھی مستحق ٹھہرتی ہیں۔ خواتین نے دیگر میادین میں تصوف کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ شعر و شاعری کے میدان بھی کردار ادا کیا ہے۔ اس ریسرچ پیپر میں اس شعر و شاعری سے تصوف کے فروغ میں خواتین کی خدمات کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

تصوف کا تعارف اور اس کی اہمیت وضرورت:

تصوف وہ علم ہے اور ایسی حقیقت اور صداقت ہے، جس کا مقصد دلوں کی اصلاح کرنا اور ان کو محض اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر دینا ہے۔ عبدالوہاب شعرانی (م ۹۷۲ھ) تصوف کے بارے میں فرماتے ہیں:

" علم تصوف اس علم کا نام ہے جو اولیاء کے دلوں میں اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے جب کتاب و سنت پر عمل کرنے سے وہ منور ہو جاتے ہیں۔" [1]

علامہ شعرانی کا بیان یہ واضح کرتا ہے کی تصوف شریعت سے الگ کوئی شے نہیں بلکہ شریعت پر دل کی گہرایوں سے عمل کرنے کا نام تصوف ہے۔

انسان کی روحانی اور عقلی زندگی میں تصوف کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ بہترین انسانی خوبیوں کا اظہار صرف تصوف کے ذریعے سے ہی ممکن ہے۔

پروفیسر یوسف سلیم چشتی (م ۱۴۰۴ھ) ان الفاظ میں تصوف کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرتے ہیں کہ:

"اسلامی تصوف کا دستور العمل یا طریقہ جسے اصطلاح میں تزکیہ نفس کہتے ہیں، قرآن ہی سے ماخوذ ہے اور تصوف تزکیہ نفس کا دوسرا نام ہے۔ تزکیہ نفس کے علاوہ اسلامی تصوف میں جن باتوں کی تلقین کی جاتی ہے وہ بھی قرآن سے ماخوذ ہیں یا حضور ﷺ کی حیات طیبہ سے اخذ کی گئی ہیں، کیونکہ روحانی امراض کے ازالے کے لیے شیخ کامل کی نگرانی میں رہ کر

سلوک کی منزلیں طے کرنا ضروری ہے۔"[2]

تصوف دین کی روح ہے، جس کا کام باطن کو رذائل اخلاق، شہوت، حب دنیا، حسد، بخل اور ریا سے پاک کرنا اور اوصاف حمیدہ یعنی توبہ، شکر، صبر، زُہد، توحید و توکل اور محاسبہ و تفکر سے آراستہ کرنا ہے تاکہ توجہ الی اللہ پیدا ہو جائے، جو مقصود حیات ہے۔

تصوف کے فروغ میں صوفیات کا کردار:

تصوف اور اس کے مبادیات مثلاً اخلاق، عبادات، زُہد و تقویٰ، صبر و شکر وغیرہ کے احکام کے جس قدر مخاطب مرد ہیں، اتنا ہی خواتین بھی ہیں۔ ماسوا چند احکام کے خواتین تمام احکام کی پابندی میں مردوں کے ساتھ برابری کی سطح پر شریک ہیں۔ تاہم قرآن پاک کے بعض مقامات پر مرد و خواتین کو الگ الگ ان کی ذکور واناث کی صفات کے ذکر کے ساتھ عمل صالح کرنے کی ترغیب اور اس پر ملنے والے اجر کو بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

{مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ}[3]

ترجمہ: "جو اچھا کام کرے خواہ مسلمان مرد ہو یا عورت تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی چلائیں گے اور ضرور انہیں ان کا انعام دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوں۔"

گویا کہ جو بھی صالح اور نیک عمل کرے گا اور اچھے کاموں کا حکم بھی دے گا تو وہ پورا پورا اجر پائے گا۔ اس میں مرد و عورت کی تخصیص نہیں، چونکہ ابتدائی دور تقوی و زہد اور ذکر و عبادت کی کثرت کا دور تھا اور اس دور میں تصوف و سلوک اور تزکیہ و احسان جیسی اصطلاحیں فن کی حیثیت سے اجاگر نہیں ہوئی تھیں۔ مگر پھر بعد کے ادوار میں جہاں خواتین اسلام نے اسلامی تہذیب و ثقافت اور علم و صحافتی خدمات میں نمایاں اور قابل قدر مرتبہ حاصل کیا تو وہاں تصوف کا میدان بھی خالی نہیں رہا بلکہ خواتین علم و معرفت میں بھی قابل قدر اور نمایاں خدمات ادا کرتی رہی ہیں۔ مثلاً: عابدہ و زاہدہ خواتین میں بصرہ کی رابعہؒ العدویہ (م ۱۸۵ھ) زہد و تقوی میں بے مثل تھیں۔ ان میں خوف و خشیت کا عنصر نمایاں تھا۔ دنیا کا ذکر مذمت کے ساتھ بھی پسند نہیں کرتی تھیں۔ حتیٰ کہ دنیا کی مذمت کے ایک واقع پر ایک جماعت کو اپنے پاس آنے سے روک دیا جن میں سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ) جیسی عابد، زاہد اور بزرگ شخصیت بھی موجود تھیں۔"[4] اسی طرح ایک اور صوفی خاتون فاطمہ نیشاپوریہ (م ۲۲۳ھ) جو بایزید بسطامیؒ (م ۳۶۰ھ) کی ہم عصر تھیں۔ وہ فاطمہ کے متعلق فرماتے ہیں:

"ما رایت فی عمری الاجلاوالمراة فالمراة كانت فاطمة النيشاپورية مااحبزتها عن مقام من المقامات الا وكان الخبر لها عيانا"۔[5]

ترجمہ: "میں نے زندگی میں بس ایک مرد اور عورت ہی دیکھے ہیں۔ عورت فاطمہؒ نیشاپوریہ ہیں جنہیں میں نے کسی مقام روحانیت کے بارے میں آگاہ نہیں کیا لیکن اس کا حال عیاں تھا۔"

خلاصہ یہ کہ صوفیہ خواتین کا زہد و تقویٰ، عبادت، قرآن پاک سے تعلق، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت طلبی وغیرہ جیسے اوصاف حمیدہ جذبہ عمل پیدا کرتے ہیں، چنانچہ جرمن خاتون محقق ڈاکٹر این میری شمل (م ۲۰۰۳ء) اس حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں:

"The attitude of Sufism towards the fair sex was ambivalent, and it can ever be said that Sufism was more favorable to the development of feminine activities there were other branches of Islam".[6]

ترجمہ: "نصف نازل کے لیئے تصوف کا عمدہ رویہ پایا جاتا تھا۔ مزید براں یہ کہ اسلام کی دیگر شاخوں کی نسبت تصوف نے خواتین کی سرگرمیوں کو ابھارا۔"

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ مردوں کی مثل خواتین نے بھی اپنی استطاعت سے کہیں بڑھ کر تصوف کے فروغ میں اپنا کردار نبھایا ہے۔

تصوف خواتین صوفیات کی عدم شہرت کے اسباب:

تصوف میں مرد صوفیاء مشہور ہوتے ہیں جب کہ خواتین کی شہرت نہیں ہوتی ہے۔ خواتین کی عدم شہرت کی چند اہم وجوہات واسباب درج ذیل ہیں۔

ا۔ مردوں کا سماجی زندگی میں فعال کردار جب کہ خواتین کی خانگی ذمہ داریوں کا تنوع اور کثرت

صوفیائے کرام نے معاشرے اور سماجی زندگی میں لوگوں میں مل جل کر زندگی گزاری، سادگی کو رواج دیا۔ رسوم و رواج کی اصلاح کی۔ لوگوں کی اخلاقی تربیت اور کردار سازی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ الفاظ اور تقاریر سے زیادہ ان کا عمل و کردار لوگوں کے لیے قابل تقلید رہا۔ مردوں کے برعکس خواتین کے سماجی روابط مردوں کی نسبت بہت کم ہوتے ہیں جن کی بناپر ان کے متعلق مفصل معلومات دستیاب نہیں ہوسکتیں بہت کم خواتین ایسی گزری ہیں جنہوں نے سماج میں فعال کردار ادا کیا۔ اور جن کی ذات سے عام عورتوں کو فیض پہنچا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض صنف نازک میں ادا ہوا۔ چند ایک خواتین کی مثالیں ملاحظہ ہوں:

معاذہ بنت عبداللہ (م ۱۰۱ھ) جو بڑی، عابدہ و زاہدہ اور عالمہ خاتون تھیں وہ عورتوں کے اجتماع میں وعظ سنایا کرتی تھیں۔ ان میں اخلاص اور خوف خدا بہت زیادہ تھا۔ طبقات ابن سعد میں بیان کیا گیا ہے:

"رائیت معاذة محتبیة والنساء حولها" [7]

"میں نے معاذہ کو دیکھا ہے کہ وہ وعظ سناتی ہیں اور ان کے گرد عورتوں کا حلقہ ہے۔"

مردوں کی نسبت خواتین کے سماجی روابط میں کمی کی بنیادی وجہ خواتین کی خانگی ذمہ داریاں ہیں۔ خواتین کے پاس فراغت یکسوئی کے مواقع کم اور خانگی ذمہ داریوں کا تنوع اور کثرت ہوتی ہے، کیونکہ ان کے پیش نظر یہ آیت اور حدیث رہتی :

"قوا انفنکم واھلیکم نارا" [8]

ترجمہ: "تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ"۔

۲۔ مرد صوفیہ کے اسفار کی کثرت جب کہ خواتین کے سفر میں محرم کی پابندی

مرد صوفیہ کی شہرت کی بنیادی وجہ اسفار کی کثرت بھی ہے-۔ اولیاء کاملین نے اپنے تذکیہ و تصفیہ کے بعد ان ممالک یا علاقوں کا رخ کیا جہاں یا تو اسلام کا پیغام ہی نہیں پہنچا تھا یا پھر وہاں کے مکین اسلامی تعلیمات سے آگاہی کے باوجود احکام خداوندی کے پامال کر رہے تھے۔ کئی صوفیاء کرام نے دینی تعلیم اور اس کی ترویج کے لیے طویل اسفار کئے۔ مردوں کی نسبت عورتوں کے اسفار بہت کم بلکہ برائے نام ہی ہوتے ہیں، کیونکہ شریعت نے عورتوں کو ان کی صنف کے فطری تقاضوں کے مطابق حیا اور پردے کا پابند بنایا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

"وقرن فی بیوتکن"[9]

ترجمہ: "اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو۔"

اس کے ساتھ ساتھ مذہب اسلام اس بات کا بھی پابند کرتا ہے کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

لا تسافر المراة ثلاثا الا ومعها ذومحرم[10]

ترجمہ: "کوئی بھی عورت بغیر کسی محرم کے تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے۔"

بہت کم صوفیات نے دینی تعلیم کے حصول کے لیے دوسرے ملکوں اور علاقوں کا سفر اپنے محرموں کے ساتھ اختیار کیا۔ پھر نہ صرف خود فائدہ اٹھایا بلکہ دوسروں کو بھی فیض یاب کیا۔ ست الوزراء بنت عمر (م ۷۱۶ھ) نے تحصیل علم کے بعد متعدد بار دمشق اور مصر کے سفر کیئے اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۹۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ [11]

۳۔ خواتین کا سخت مجاہدات، ریاضت سے بوجہ شرعی پابندیوں کے قاصر ہونا

جسمانی صلاحیتوں کی بنا پر مردوں کے لیئے سخت مجاہدات و ریاضات ناممکن نہیں۔ خواتین صنف نازک ہونے کی وجہ سے سخت مجاہدوں سے بالعموم قاصر ہوتی ہیں اسی لیے انہیں وہ شہرت میسر نہ ہو سکی جو مرد صوفیاء کو حاصل ہوئی۔ فاطمہؒ نیشا پوری (م ۲۲۳ھ) بڑی صاحب مجاہدات تھیں۔ ان سے ایک مرتبہ ذوالنون (م ۲۴۰ھ) نے کہا، مجھے نصیحت کیجئے تو انہوں نے فرمایا۔ الزم الصدق و جاھد نفک فی افعالک واقوالک۔ '' سچائی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنے افعال اور اقوال میں اپنے نفس سے مجاہدہ کرو۔ ''[12]

۴۔ خواتین صوفیات کی خانقاہی نظام تسلسل کا فقدان

مرد صوفیا کی خانقاہیں ہر جگہ اور ہر علاقے میں موجود ہیں۔ کوئی بھی خطہ اور علاقہ مرد صوفیاء کی خانقاہوں سے خالی نہیں، اسی لیے انہیں معاشرے میں زیادہ شہرت اور پذیرائی میسر ہوئی۔ جب کہ صوفیات نے محدود خانقاہوں میں تزکیہ نفس اور اخلاقی تربیت کا اہم کام سرانجام دے کر خواتین اسلام کو زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت سے روشناس کروایا ہے۔ بنفشہ (م ۳۷۵ھ) جو بڑی عابدہ، زاہدہ اور واعظہ تھیں۔ انہوں نے سوق المدینہ میں عابدات و صوفیات کے لیے ایک رباط اور خانقاہ بنوائی تھی۔[13]

۵۔ مرد و خواتین کی عبادات میں فرق کی وجہ

مردوں پر اذان، پانچ وقت کی نماز، جمعہ وعیدین اور جماعت کی حاضری فرض ہے۔ ان تمام مواقع پر مرد ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور یہی بات ان کی شہرت کا سبب بنتی ہے۔ خواتین صوفیہ کے تذکرے کی کمی کا سبب ان کا پردہ اور اخفاء بھی ہے۔ وہ عموماً خود کو مخفی رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ وہ شہرت اور ریا کی طالب نہیں ہوتیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا ان کے پیش نظر ہوتی ہے۔ اسلام پردے پر زور دیتا ہے اور عورت کا خلوت میں عبادت احسن اقدام قرار دیا جاتا ہے۔ صوفیہ خواتین میں ریطہ بنت عبید اللہ (م ۳۳۶ھ) عابدہ زاہدہ خواتین تھیں۔ آپؒ زہد و تقویٰ اور تصوف میں بلند مقام پر پہنچیں۔ آپ خانہ نشین ہو کر عبادت و ریاضت میں مصروف رہتی تھیں۔[14]

ولایتِ خواتین اور مقامات صوفیات: ایک مطالعہ

صوفیا کے نزدیک مقامات ولایت متعدد ہیں جن کے حصول کے بغیر ولایت ممکن نہیں۔ ان میں اہم مقامات کو مقامات عشرہ کہا جاتا ہے جن کے بغیر ولایت مستحقق نہیں ہوتی، جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ توبہ ۲۔ انابت ۳۔ زہد ۴۔ قناعت ۵۔ ورع ۶۔ صبر ۷۔ شکر ۸۔ توکل ۹۔ تسلیم ۱۰۔ رضا[15]

یہ اوصاف ولایت صرف مردوں سے ہی مخصوص نہیں بلکہ تاریخ کے ہر دور میں مختلف خواتین بھی ان صفات سے متصف اور ان مقامات کی حامل رہی ہیں۔ قرآن پاک کی آیت ہے:

للرجال نصیب مما اکتسبو وللنساء نصیب مما اکتسبن[16]

''مردوں کے لیے اپنی کمائی کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی اپنی کمائی کا حصہ ہے''۔

صوفی خواتین میں بہت سی ایسی ہیں جو اپنی عبادات، زُہد، ورع اور متقیانہ زندگی کی بنا پر عوام و خواص میں مقبول رہیں۔ ان میں سے متعدد ایسی خواتین ہیں جن کے معاشرے پر بالعموم اور تصوف کی دنیا میں بالخصوص گہرے اثرات موجود ہیں۔ ان عابدہ و زاہدہ خواتین میں حفصہ بنت سیرین (م ۱۰۱ھ) کی بزرگی و برتری کا اعتراف مشائخ نے ان الفاظ میں کیا ہے جو ابن حجر عسقلانی نے بیان کیا:

ماادرکت احداً افضله علی حفص[17]

ترجمہ: ''میں نے کسی کو ایسا بزرگ نہیں پایا کہ اسے حفصہ پر فضیلت دوں''۔

اسی طرح بی بی شعوانہ (م ۱۷۵ھ) اس قدر عالم فاضل تھیں کہ وقت کے زاہد، عابد علما و عارف ان کی مجلس میں حاضر ہوتے اور استفادہ کرتے تھے۔ فضیل بن عیاض (م ۱۸۷ھ) ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔[18]

خواتین کا صوفیانہ شاعری میں کردار اور اس کے ماخذ :

تصوف اور اس کی متعلقہ مباحث تین طرح کی کتب میں تقسیم کی گئی ہیں۔

۱۔ تصوف کی وہ کتب جن میں تصوف اور صوفیہ کا ذکر ہے۔ خواتین صوفیہ کا ذکر ان میں ضمناً ہوا ہے۔

کتاب اللمع فی التصوف، عبداللہ بن علی بن محمد بن یحییٰ ابوالنصر سراجؒ (م ۳۷۸ھ) کی ہے۔ اور یہ عربی میں تصوف کی قدیم ترین کتاب ہے۔ ابن سعد (م ۲۳۰ھ) کی کتاب الطبقات الکبریٰ میں جلد ۸ خواتین کے تذکرے کے لیے مخصوص ہے اور اس میں صوفیات کا تذکرہ بھی کہیں کہیں ملتا ہے۔ علامہ ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) نے اپنی مشہور کتاب "صفۃ الصفوۃ" میں تینتیس صحابیات کا تذکرہ ان کی عبادت و ذکر اور اخلاص و تقویٰ کے حوالے سے کیا ہے۔ صحابیات کے علاوہ مسلم ممالک کے دیگر علاقوں کی زاہدہ و عابدہ خواتین کے اخلاق و احوال اور اوصاف کا خوبصورت انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔[19] علامہ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) "سیر اعلام النبلا" میں مختلف مقامات پر خواتین کے احوال ان کی عبادت میں مجاہدہ، زہد و ورع اور قرآن پاک سے تعلق کے حوالے سے قابل تقلید ہیں۔[20] مولانا عبدالرحمٰن جامی (م ۸۹۸ھ) نے اپنی تصنیف "نفحات الانس" میں صوفیہ خواتین کے لیے ایک حصّہ مختص کیا ہے، جس میں انہوں نے تینتیس خواتین صوفیہ کا تذکرہ شامل کیا ہے جو عبادت و زہد، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت طلبی، نیکی اور عبادات میں سبقت جیسے اوصاف کی حامل تھیں۔[21]

۲۔ خواتین کے عمومی تذکروں پر مشتمل کتب ان میں کہیں کہیں ضمناً صوفیہ خواتین کا تذکرہ ہے۔

اسی طرح دوسری قسم سے متعلق عربی کی کتاب "معجم النظر" میں علامہ ابو طاہر السلفیؒ (م ۵۷۶ھ) خواتین کا ذکر کرتے ہیں اور خواتین کے تذکرے میں صوفیات کا تذکرہ بھی کہیں کہیں ملتا ہے۔ مثلاً ایک خاتون ام احمد زیخا بنت الیاس

غزنویہ کا ذکر کرتے ہیں کہ واعظہ کے لقب سے مشہور تھیں۔ عابدہ، زاہدہ اور خرقہ پوش خاتون تھیں۔ ان کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"وکانت تعظوتلبس المرقعة فی دویرة النساء"[22]

ترجمہ: "وہ وعظ کرتی تھیں اور عورتوں کے حجرہ میں صوفیہ کا لباس پہنتی تھیں"۔

دوسری قسم سے متعلق فارسی کی کتاب ہے جو "تذکرۃ الخواتین" کے نام سے عبدالباری آسی نے تحریر کی ہے۔ اس میں عمومی خواتین کے ساتھ چند صوفی خواتین کا بھی تذکرہ ہے۔ اور اس میں خواتین کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔[23]

اس طرح "گلشن ناز" درگا پرشاد نادر کھتری دہلوی کی کتاب ہے جو فارسی گو شاعرات کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔ اس میں ۵۳ شاعرات کا ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب "چمن انداز" مصنف درگا پرشاد نادر کھتری دہلوی کی تصنیف ہے جو خواتین شاعرات کی زندگی کے مختصر حالات اور انتخاب اشعار پر مبنی ہے۔ اس کتاب میں ۱۴۱ شاعرات کا تذکرہ ہے۔[24]

حکیم محمد فصیح الدین رنج کی کتاب "بہارشان ناز" جس میں تذکرہ اردو میں ہے۔ ابتدائی صفحات میں حمد و نعت اور اس کے بعد شاعرات کی فہرست اور دیباچہ ہے۔ اس میں مصنف نے تعلیم نسواں اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ اس کتاب میں ۱۷۲ شاعرات کا ذکر ملتا ہے۔[25] اردو زبان میں طالب ہاشمی کی "تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین" ایسی کتاب ہے جس میں صحابیات سے لے کر موجود دور تک کی مختلف باکمال خواتین بشمول صوفیہ خواتین کے حالات قلمبند کیے گئے ہیں۔[26]

۳۔ خالصتاً خواتین صوفیہ سے متعلق کتب۔

ایسی کتب جن میں صرف صوفیہ خواتین کا ذکر ہو، بہت کم ہیں سب سے جامع کتاب محمد بن حسین بن محمد ابو عبدالرحمٰن سلمی (م ۴۱۲ھ) کی کتاب "ذکر النسوہ المتعبدات الصوفیات" ہے۔ جو ان کی کتاب طبقات الصوفیہ کا حصّہ ہے اور الگ سے بھی شائع ہوئی ہے، اس کتاب میں اسّی زاہدہ و عابدہ خواتین کا تذکرہ ہے جو عبادت، زہد و تقویٰ، حکمت اور معرفت کے میدان کے گوہر نایاب ہیں۔[27]

ایک اور مصنف عبدالرحمٰن بدوی اپنی کتاب "شہیدۃ العشق الاھلی۔۔۔۔ رابعۃ العدویۃ میں یوں لکھتے ہیں کہ "رابعہ ہی وہ پہلی خاتون ہیں جنھوں نے اسلامی تصوف کے ضمن میں محبت و حزن کے اصول مرتب کیئے۔"[28]

انگریزی میں خواتین کے حوالے سے تصوف کے باب میں ڈاکٹر این میری شمل نے کافی کام کیا ہے۔ وہ اپنی کتاب "Mystical dimensions of Islam" میں لکھتی ہیں:

"The attitude of Sufism towards the fair sex was ambivalent"[29]

"طبقہ نسواں کے بارے میں تصوف کے رویوں میں تفاوت پایاجاتاہے"

اسی طرح ایک مغربی مصنف Paul Smith اپنی کتاب "Seven Great Female Sufi Poets." میں ساتھ صوفیہ خواتین رابعہ بصریؒ، جہاں خاتون، عائشہ باعونی، لل عارفہ، مخفی، ماہ ستی اور حیاتی کے کلام کو احاطہ تحریر میں لایاہے اور ان کی شاعری کے مختلف پہلوؤں، عشق، خوف، زہد، محبت اور حزن کو اجاگر کیا ہے۔ مثلاً رابعہ بصری کا کلام ذیل میں درج ہے۔

If I adore you
If I adore you out of four of Hell,
Buren me in Hell!
If I adore you out of desire Paradise Lock me out of Paradise
But if I adore you for yourself alone,
Don't lay to me your eternal beauty.[30]

"اے میرے مالک! اگر میں دوزخ کے ڈر سے تیری عبادت کرتی ہوں تو تو مجھے دوزخ میں پھینک دے۔ اور اگر میں جنت کی خاطر تیری عبادت کرتی ہوں تو مجھے جنت سے محروم کردے لیکن اگر میں صرف تیری ہی خاطر تیری عبادت کرتی ہوں تو مجھے اپنادیدار سے محروم نہ کرنا۔"

اس طرح ایک اور مصنفہ ڈاکٹر مارگریٹ سمتھ نے جو اسلام اور تصوف پر گہرا مطالعہ رکھتی ہیں۔ حضرت رابعہ بصریؒ پر ایک مقالہ لکھا جو کتاب کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ کتاب کا نام ہے۔ "Rabia Basri, The Mystic & Her fellow Saints in Islam." اس کتاب میں حضرت رابعہ بصریؒ کی سوانح حیات، ان کے اقوال و تعلیمات کو قلمبند کیا گیا ہے۔ آپ نے رابعہ بصریؒ کے حوالے سے لکھا ہے:

"Rabia raised the teaching of the Sufi doctrine to a high spiritual level"[31]

ترجمہ: "رابعہ" نے تصوف کی تعلیمات کو اعلیٰ روحانی درجے تک پہنچادیا۔"

مختصر یہ ہے کہ تصوف، اس کی اصلاحات اور صوفیہ کرام کی سوانح حیات پر تو بے شمار کتب موجود ہیں۔ مگر خالصتاً خواتین سے متعلق کتب بہت کم ہیں۔

صوفیانہ شاعری کے فروغ میں خواتین کا تذکرہ:

اسلام کے آغاز سے ہی متعدد خواتین نے شعر و شاعری کی مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی بالخصوص، مرثیہ نگاری ،نعت رسول، اوصاف نگاری، بہادری، سخاوت جیسے موضوعات کے ساتھ ساتھ محبت الٰہی، تزکیہ نفس، فکرو آخرت وغیرہ موضوعات پر بھی عمدہ اشعار پیش کیے۔ البتہ تصوف کے فروغ کے بعد صوفیہ نے جس طرح صوفیانہ مباحث کو اشعار کے

ذریعے عام کیا اسی طرح صوفیہ خواتین بھی مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔

خواتین نے عربی، فارسی، اردو اور دیگر پاکستانی علاقائی زبانوں کے ادب اور صوفیانہ شعر و شاعری میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے اور ان میں نامی گرامی شاعرات گزری ہیں۔ جن کے سامنے اچھے اچھے شعراء بھی سپر انداز رہے ہیں۔

1۔ رابعہ عدویہ / رابعہ بصری: (م ۱۸۵ھ)

صوفی خواتین میں رابعہ عدویہ زہد و تقویٰ اور تصوف کے میدان میں ایک منفرد حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ کا صوفیانہ شاعری میں قابل قدر حصہ شامل ہے۔ آپ کی صوفیانہ شاعری کا زیادہ حصہ رب ذوالجلال کے عشق کی دعوت پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی شاعری میں کیف و مستی کی ایک نمایاں زیادتی محسوس ہوتی ہے۔

رابعہ کے کلام کا نمونہ ذیل میں درج ہے۔

احبک حبین حب الھوی　　وحبا لانک اہل لذا کا

فاما الذی ھو حب الھوی　　وشغلی بذکرک عمن سواکا

واما الذی انت اہل لہ　　فکشفک لی لحجب فی ارا کا

فلا الحمد فی ذاولا ذاک لی　　ولکن لک الحمد فی زاوذاکا[32]

میں نے دو طرح تجھ سے محبت کی، ایک تو خود غرضانہ اور دوسری اس لیے کہ تو اس کے لائق ہے۔ خود غرضانہ محبت میں ماسوا سے میری آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن اس محبت میں جو تیری شان کے شایان ہے۔

تو کشف حجاب کرتا ہے تاکہ میں تیرے جمال کا مشاہدہ کر سکوں۔ ان دونوں صورتوں میں کسی میں بھی میں تعریف کی مستحق نہیں ہوں البتہ دونوں صورتوں میں سب تعریفوں کے لائق تو ہی ہے۔

2۔ بی بی فاطمہ سامؒ: (م ۶۴۳ھ)

بی بی فاطمہ سام نام اور فاطمی تخلص تھا۔ بی بی فاطمہ سامؒ بہت عابدہ، زاہدہ اور مخیر خاتون تھیں۔ بی بی فاطمہ سامؒ ایسی صالحات میں سے تھیں جو اکثر اشعار حسب حال کہا کرتی تھیں۔

ہم عشق طلب کی و ہم جاں خواہی ہر دو طلبی و لے میسر نشود[33]

انسان محبت کی تمنا بھی رکھتا ہے اور مرتبہ کی بھی، مگر دونوں کو حاصل کرنا ممکن نہیں۔

3۔ زاہدہ خاتون: (م ۱۳۴۰ھ)

زاہدہ خاتون نام اور نزہت تخلص تھا۔ لیکن ان کی شہرت ز۔خ۔ش کے نام سے ہوئی۔ مذہبی، اخلاقی، سماجی اور تمدنی اصلاح آپ کی شاعری کے خاص موضوعات تھے۔

خالق کا خلق مادہ میں صاف ہے ظہور　دکھلائی گر نہ دے تو خطا ہے نگاہ کی

حل کر سکا نہ مسئلہ علتہ العلل ناحق کتاب فلسفہ تو نے سیاہ کی

وہ آنکھ جو مشاہدہ حق سے نفور نور نگاہ ہے نگہ اشتباہ کی[34]

المختصر دین حق کی سربلندی کے لیئے خواتین کے کارنامے نہایت درخشاں ہیں۔وہ کسی طرح بھی مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔ان میں سے بھی کئی خواتین کا شمار ان روشن ستاروں میں ہوتا ہے جو اہل اسلام کے آسمان پر روشن قندیلیں بن کر چمک رہے ہیں۔کچھ وجوہات کی بناء پر تصوف کی راہ میں خواتین کی سرگرمیاں مردوں کی نسبت کم احاطہ قلم میں لائی گئیں مگر مقام تصوف میں وہ مردوں کے برابر نظر آتی ہیں۔

بعض نے گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ روحانیت میں اپنا سفر جاری رکھا اور معاشرے پر کئی مردوں کی نسبت زیادہ جلی اثرات چھوڑے۔اور بعض اپنے خیالات وجذبات اور روحانیت کو شاعری کے ذریعے بیان کر دیتیں۔صوفی خواتین کا روحانی کردار ہر دور میں جاندار اور مضبوط رہا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1 شعرانی، عبدالوہاب: **مقدمہ الطبقات الکبریٰ**، دارالفکر العربی، قاہرہ، (ت ن)، ص ۱۳۴

Shehrani, Abd Wahab, Muqadma al tabqat al qubra,(Dar al fikr, Qahira), 134

2 چشتی، یوسف سلیم، پروفیسر: تاریخ تصوف، علما اکیڈمی محکمہ اوقاف، پنجاب، ۱۹۷۶ء، ص ۱۱۶، ۱۱۷

Chishti,Saleem Yousaf, Profesor, Tareekh e Tasawuf, (Ulama Academy Mehkama Auqf Punjab, 1976), 116,117

3 **القرآن کریم**: (النحل: ۹۷)

Al Quran Al Kareem, Al Nahl, 97

4 الذھبی، شمس الدین، **سیر اعلام النبلاء**، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۹۵۸ء ج ۸، ص ۲۴۱، ۲۴۲

Al Zahbi, Shams ud din, Seer Ehlam Al Nabla, (Mosata Al Rasala, Beruit,1958) 241,242

5 السلمی، عبدالرحمٰن، **طبقات الصوفیہ**، تحقیق: مصطفیٰ، عبدالقادر عطا، دارالکتب العلمیۃ، ۱۹۹۸ء ص ۴۰۱

Al Sulami, Abdur Rehman, Tabqat Al Sufia (Tehqiq Mustafa Abdul Qadir Atta),

(Dar al Kutab al Ilmia,1958), 401

6 Carolina, Annemarie Shimmel: Mystical dimension of Islam, North the University of North Carolina Press, (1975, p426)

7 ابن سعد: **طبقات ابن سعد**، مکتبہ الصدیق طائف، ۱۴۱۴ھ، ج ۸، ص ۳۷۶

Ibn e Saad, Tabqat Ibne Saad, (Maktaba Al siddique taif, 1414H), 376

8 **القرآن کریم**: (التحریم: ۶)

Al Quran Al Kareem, Al Tahreem, 6

9 **القرآن کریم**: (الاحزاب: ۳۳)

Al Quran Al Kareem, Al Ahzab, 33

10 البخاری، محمد بن اسماعیل: صحیح بخاری، دار طوق النجاۃ، طبع اولی، ۱۴۲۴ھ، ج ۲، ص ۴۲

Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Saeeh Bukhari, (Dar touq al nijat, Tabh Ula,1424H), 2/42

11 المکی، تقی الدین محمد الفاسی، امام: **العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین**، دارالکتب العلمیہ بیروت، طبعۃ اولی، ۱۹۹۸ء، ج ۸، ص ۱۹۲

Al Makki,Taqi ud Din Muhammad Al Fasi, Imam, Al Haqd al sameen fi

tareekh al bald al amin, (Dar al kutab al ilmia Beruit, Tabh Ula, 1998), 8/192

12 السلمی، ابو عبد الرحمٰن: **ذکر النسوة المتعبدات الصوفیات**، مکتبہ الخانجی، قاہرہ، ۱۹۹۶ء، ص ۱۱۳

Al Sulami, Abdur Rehman, Zikr al niswa al muthbidat al sufiat, (Maktaba al khanji Qahira, 1996), 113

13 الجوزی، ابوالفرج، عبدالرحمن: **المنتظم فی تاریخ الامم والملوک**، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۲ھ، ج ۱۰، ص ۲۷۱

Al Jozi, Abu al Farj, Abdur Rehman, Al muntazim fi tareekh al umam wo al mamlook, (Dar al kutab al ilmia Beruit, 1412H), 10/271

14 ایضاً: ج ۶، ص ۳۵۸

Ezann, 6/358

15 ذوقی، شاہ محمد: **سر دلبراں**، محفل ذوقیہ کراچی، ۱۴۱۸ھ، ص ۳۲۰

Zoqi, Shah Muhammad, Sar dilbaran, (Mehfil zoquia Karachi, 1418H), 320

16 **القرآن الکریم**: (النساء: ۳۲)

Al Quran Al Kareem, Al Nisa, 32

17 عسقلانی، ابن حجر: **تہذیب التہذیب**، دار المعرفہ، بیروت، ۱۳۷۹ھ، ص ۱۱۳

Asqalani, Ibne Hijar, Tehzeeb al tehzeeb, (Dar al marfa Beruit, 1379H),113

18 جامی، عبدالرحمن، مولانا: **نفحات الانس**، کتاب فروش محمودی، تہران، ۱۹۱۴ء، ص ۳۱۹

Jami, Abdur Rehman, Nafkhat ul Uns Molana, (Kitab farosh mehmoodi Tehran, 1914), 319

19 الجوزی، ابوالفرج، عبدالرحمٰن: **صفۃ الصفوة**، دار الحدیث، قاہرہ، ۲۰۰۰ء، ج ۱ ص ۳۰۷

Al Jozi, Abu al Farj, Abdur Rehman, Safa al safu, (Dar al hades Qahira, 2000), 1/307

20 الذھبی، شمس الدین: **سیر اعلام النبلا**، ج ۴، ص ۵۰۹

Al Zahbi, Shams ud din, Seer Ehlam Al Nabla, 4/509

21 جامی، عبدالرحمٰن: **نفحات الانس**، ص ۸۸۳

Jami, Abdur Rehman, Nafkhat ul Uns Molana

22 السلفی، ابو طاہر: **معجم السفر**، المکتبۃ التجاریۃ، مکہ مکرمہ، (ت،ن)، ص ۱۰۱

Al Salfi, Abu Tahir, Mahjam al safr, (Al maktaba al tijaria, Makkah

Mukarma), 101

23 آسی، عبدالباری: **تذکرۃ الخواتین**، مطبع نولکشور، لکھنو، (ت،ن)، ص ۱۷

Aasi, Abdul Bari, Tazkira al khawateen, (Maktbah nolikshawar Likhnow), 17

24 نادر، درگا پرشاد: **چمن انداز**، فوق کاش دہلی، ۱۸۷۸ء، ص ۷

Nadir, Durga Parshad, Chaman Andaz, (Foq Kash Dehli, 1878), 7

25 رنج، محمد فصیح الدین: **بہارستان ناز**، مطبع عثمانی میرٹھ، ۱۸۸۲ء، ص ۴

Ranj, Muhammd Fasi ud Din, Baharistan naz, (Matbah usmani Merith, 1882), 4

26 ہاشمی، طالب: **تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین**، پین اسلامک پبلشرز، ۱۹۹۰ء، ص ۲۵

Hashmi, Talib, Tareekh Islam ki char so ba kamal khawateen, (Pen Islamic publisher, 1990), 25

27 تجاوری، محمد مشتاق، مفتی: **تذکرہ خواتین صوفیہ**، ملک اینڈ کمپنی لاہور، ۲۰۱۷ء، ص ۲۶

Tujawari, Muhammad Mushtaq, Mufti, Tazkira khawateen sufia, (Malik and company Lahore, 2017), 26

28 بدوی، عبدالرحمٰن: **شھیدۃ العشق الاھلی۔۔۔رابعۃ العدویۃ**، مکتبہ النھضۃ المصریۃ، قاہرہ، ۱۹۶۲ء، ص ۶۱

Badwi, Abdur Rehman, Shaheeda al ishq al ahla rabia advia, (Maktbah al nazha al misria Qahira, 1962), 61

29 "Annemarie Schimmel, Mystical dimensions of Islam The university of North Carolina Press, (North Carolina, 1975), P: 426

30 Paul smith: Seven Great Female Sufi Poets, Create Space Independent Publishing, 2014, P:330

31 Margaret Smith: Rabia Basri, **The Mystic & Her fellow Saints in Islam**, One world Publications, Oxford, 1995, P 176

32 الغزالی، ابو حامد محمد: **المنقذ من الضلال**، مکتبۃ الحقیقۃ استانبول، ترکیا، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، ص ۲۹

Al Gazali, Abu Hamid Muhammad, Al munqaz min al zalal, (Maktbah al haqeeqa Istanbul Turkey, 1998) 29

33 محدث، دہلوی، عبد الحق، شیخ: **الاخبار الاخیار**، مطبع مجتبائی، دہلی، ۱۳۳۲ھ، ص ۶۷۵

Muhadis, Dehlvi, Abdul Haq, Sheikh, Akhbar Al Akhyar, (Matbah mujtabai Dehli, 1332H), 675

34 بریلوی، محمد جمیل ایم اے: **تذکرہ شاعرات اُردو**، قومی کتب خانہ بریلی (ت،ن)، ص ۴۰۹

Barelvi, Muhammad Jameel, M A, Tazkira shahirat urdu, (Qoumi kutab khana Bareli), 409